افسانچہ

محبتِ لاک ڈاؤن

افسانچہ نگار........ڈاکٹر شیریں فاطمہ کوٹہ (راجستھان)

دہلی ایک ایسا تاریخی شہر جہاں کی رنگینیوں میں دل کھو سا جاتا ہے۔عرش کو چھوتی بلند عمارتیں، بازاروں کی رونقیں، سڑکوں پر گاڑیوں کا مجمہ، تنہہ دل بھی تنہہ نہیں رہتا دلّی سے دل لگا بیٹھتا ہے۔

شہزاد کو بھی کاروبار کے سلسلے میں دہلی جانے کا موقع ملا۔انجان شہر میں بس ایک ہی نام جانا پہچانا تھا اور وہ تھا واحد۔شہزاد واحد کے گھر پہنچ جاتا ہے۔دروازے کی گھنٹی بجاتا ہے۔کچھ دیر بعد جیسے ہی دروازہ کھلتا ہے۔شہزاد کے ہوش کافور ہو جاتے ہیں۔جب وہ ماہ رخ کو دیکھتا ہے۔لمبے کالی گھٹا جیسے گیسو، نرگسی چشم، گلاب کی پنکھڑیوں سے لب، سرخ رخسار، روشن جبیں، سروجیسا قد سر سے لیکر پاؤں تک خوبصورتی کی ایسی مثال شہزاد نے آج تک نہیں دیکھی تھی۔شہزاد ہی کیا کوئی بھی ہوش کھو بیٹھتا۔ادھر ماہ رخ کا بھی یہی حال تھا۔دونوں کی نظریں ملی اور ایک دوسرے کے دل میں اتر گئی۔

شہزاد نے ہوش سنبھالتے ہوئے پوچھا! واحد ہیں؟ شرم سے نظریں جھکا کر ماہ رخ نے جواب دیا جی! اتنے میں واحد آتا ہے اور پوچھتا ہے کون ہے ماہ رخ؟ کوئی آپ سے ملنے آئے ہیں بھائی جان! یہ کہہ کر ماہ رخ اندر چلی جاتی ہے۔لمبے عرصے بعد اپنے دوست سے ملنے پر واحد بہت خوش ہوتا ہے۔اور اس کی خوب خاطر کرتا ہے۔شام کو شہزاد اپنے ہوٹل چلا جاتا ہے جہاں وہ ٹھہرا تھا۔لیکن رات بھر وہ سو نہیں پاتا۔ماہ رخ کا معصوم چہرہ اس کی نگاہوں کے سامنے گھومتا رہتا ہے۔ادھر ماہ رخ بھی اسی الجھن میں رات بھر کروٹیں بدلتی رہتی ہے۔

ابھی کچھ روز ہی گزرے تھے کہ کورونا وائرس نام کی وبا نے ہندوستان میں پیر پھیلانا شروع کر دئے۔دہلی میں بھی اس کا اثر زور پکڑنے لگا۔اس کے چلتے وزیرِ اعظم نے پورے ملک میں لاک ڈاؤن کا فرمان جاری کر دیا۔سب کچھ بند کر دئے گئے۔یہاں تک کے شہزاد کا ہوٹل بھی بند ہو گیا۔جیسے ہی واحد کو اس بات کی خبر ہوئی وہ فوراً شہزاد کو اپنے گھر لے آیا۔اب شب و روز ماہ رخ شہزاد کے سامنے تھی۔دونوں کے دل میں ایک دوسرے کے لئے بے پناہ محبت تھی نہ ماہ رخ کہہ پاتی تھی اور نہ شہزاد اپنی محبت کا اظہار کر